روزنامہ نوائے وقت ملتان (15) 11 دسمبر 2006ء

بزنس میں کرپشن کا خاتمہ...... مؤثر قانون کی ضرورت

اسلامی لفظ "جہاد" کو بہت زیادہ غلط معنوں میں لیا جاتا ہے کہ جو کہ نہ صرف دوسرے مذاہب کے لوگوں کے خلاف لڑنے بلکہ معاشرے میں موجود بد عنوانی جرائم کی روک تھام پر زور دیتا ہے دنیا بھر کی قومیں اپنے افراد کو بد عنوانی کے خلاف انصاف دلانے کے لئے لڑ رہی ہیں جو کہ جہاد ہے اور یہ باور کرا رہی ہیں کہ سچ ہمیشہ سچ ہوتا ہے اور جھوٹ ہمیشہ جھوٹ' یہ لوگ بد عنوانی کی وجوہات کو جڑ سے ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس پر قابو پایا جاسکے میری نظر میں یہ لوگ بھی جہادی کہلاتے ہیں پاکستان میں بد عنوانی پر قابو پانے کے لئے ہر شعبہ حیات میں ایک مکمل سوچ اور منصوبہ ترتیب دینا ہوگا اس منصوبہ میں بد عنوانی کی جڑیں اور اس کی وجوہات واضح ہوں گی اور سسٹم کو ٹھیک کرنے کی تجاویز اور بد عنوانی کے خاتمہ کے لئے گورنمنٹ کی پورے تعاون کی ضرورت ہوگی۔ ہماری کمپنی نے مختلف شعبہ سے آپ معززین کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ آپ لوگ بد عنوانی اس کی جڑیں اور اس کے خاتمہ کے لئے بتائیں۔

ایک کاروباری' صنعت کار اور تاجر ہونے کی حیثیت سے میں آپ لوگوں کو کاروباری سیکٹر سے متعلق بد عنوانیوں کے بارے میں اپنے نظریات سے آگاہ کروں گا۔ کاروبار کا کسی بھی ملک کی معیشت سے گہرا تعلق ہوتا ہے جو کہ اس جدید دور میں بہت بڑی قوت سمجھا جاتا ہے۔ آج کے دور میں معیشت کو بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے اور تجارت کے ذریعے دنیا کی مجموعی معیشت میں حصہ دار ہیں۔ پاکستان دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح مقامی اور بیرونی سرمایہ کاروں کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ معیشت میں اضافہ ہو مگر کچھ بنیادی مسائل کی وجہ سے ان کوششوں پر عملدرآمد نہیں کر سکا۔ حالیہ دور میں پاکستان میں کالے دھن کی وجہ سے کاروباری حالات سازگار نہیں' آج کل ایک کاروباری کے لئے بے پناہ مواقع ہیں کہ وہ دوسرے ممالک کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔ پہلے یہ مواقع امریکہ اور یورپ تک محدود تھے لیکن اب دنیا کے دوسرے ممالک جیسا کہ چین' بھارت' ملائیشیا' انڈونیشیا اور متحدہ عرب امارات تاجروں کو اپنی طرف راغب کرنے کیلئے بے شمار مراعات پیش کر رہے ہیں۔ پاکستان میں امن و امان کی صورتحال پسندیدہ نہیں جس کی وجہ سے انڈسٹری اور کاروباری ترقی نہیں کر سکا۔ حکومتی قوانین تاجر کے ملنے بعد نہیں۔ حکومت کو قومی معیشت مضبوط کرنے کے لئے اس لائحہ عمل کو تبدیل کرنا ہوگا اب لوگ صنعت اور کاروبار شروع کرنے کی بجائے زمین اور حصص خریدنے کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ زمین اور حصص خریدنے سے ہی روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں اور نہ ہی معیشت بڑھتی ہے۔ اور یہ پاکستان کے پالیسی ہولڈرز کے لئے ایک اہم نقطہ ہے۔ جب تک کاروباری لحاظ سے صحیح سمت متعین نہیں ہو گی اس وقت تک صحیح معنوں میں معیشت اور انڈسٹری کے ترقی کرنے کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اب اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم لوگ اپنی روزمرہ زندگی میں اس معاملہ میں اس طرح کے عوامل میں ملوث ہیں۔

تحریر: شیخ احسن رشید
(سی ای او حفیظ گھی اینڈ جنرل ملز)

اگر پاکستان کو ایک خوشحال صنعتی اور کاروباری جنت بنانا ہے تو پھر حکومتی سطح پر اچھے اقدامات کے ساتھ ساتھ تمام بڑے شہروں میں اپنے دفاتر کھولنا ہوں گے۔

ہمیں کاروبار سے کرپشن ختم کرنے کے لئے تین قسم کی پالیسیوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

1۔ ایک اچھے بزنس کو چلانے کے لئے حکومت کو ایک کمیٹی تشکیل دینی پڑے گی اس آرگنائزیشن کے دفاتر تمام بڑے شہروں میں ہونے چاہئیں جو کہ مارکیٹ سے ٹریڈرز اور بزنس مین سے متعلق ہر طرح کی شکایات حاصل کر سکیں۔ جو کہ ہر طرح کے دو نمبر اور غلط کاموں پر سخت ایکشن لے سکیں۔

2۔ یہاں پر سارفین میں سے ایک گروپ تشکیل دینا چاہئے جو کہ لوگوں کے استعمال کی چیزوں کی خراب کوالٹی سروسز اور مناسب قیمت پر نظر رکھے۔ اس طرح کے گروپ ترقی یافتہ ممالک میں بہت زیادہ فعال ہوتے ہیں جو کہ چیزوں کی قیمت اور غلط قسم کے بزنس پر نظر رکھتے ہیں۔

3۔ ہمیں پاکستان میں مؤثر قانون بنانا ہوگا جو کہ بزنس اور ٹریڈنگ میں بد عنوانی کو ختم کر سکے۔ یہ ایسا قانون ہونا چاہئے جس سے صاف ستھرا کاروبار ہی ترقی حاصل کر سکے۔ جو لوگ غلط قسم کے بزنس میں ملوث ہیں ان کو روکا جائے اور اس طرح کا ماحول بنایا جائے تاکہ صحیح بزنس مین ہی اوپر آسکیں۔

میں جانتا ہوں کہ اس طرح کی سفارشات یا تجاویز کو عملی جامہ پہنانا آسان نہیں لیکن اگر ہماری (ملتان کی) ضلعی حکومت اگر چاہے تو ہماری کمپنی ان کو اس قسم کا ماڈل بنانے میں ہر طرح کا تعاون فراہم کر سکتی ہے۔ ہماری کمپنی یعنی حفیظ گھی اینڈ جنرل ملز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ماضی میں اس طرح کی سرگرمیوں میں حصہ لیتی رہی ہے۔ جس سے ہمیں پذیرائی ملی تھی۔ گورنمنٹ اور NAB کے مجموعی تعاون سے ہم لوگ مل کر کم از کم بزنس مین کمیونٹی ملتان سے بد عنوانی کا خاتمہ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

(یہ مضمون والانٹی کرپشن ڈے کے حوالے سے منعقدہ تقریب میں پیش کیا گیا)